رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵
تار کا پتہ الفضل قادیان
روزنامہ الفضل قادیان
THE DAILY ALFAZL QADIAN
قیمت دو پیسے
محرم ۱۳۵۴ھ یوم شنبہ مطابق ۶ اپریل ۱۹۳۵ء نمبر ۱۳۲



ممبران پارلیمنٹ اور متعدد ممالک کے سفراء وغیرہ کا شاندار اجتماع تفصیل صفحہ (۲) پر ملاحظہ فرمائیں

# حادثہ کراچی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کا مطالبہ

نیشنل لیگ قادیان نے اپنے یکم اپریل کے اجلاس میں جس کی مفصل روئداد ایک گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ کراچی کے خونچکاں حادثہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے مقتول و مجروح ہونے کے متعلق اظہار افسوس کی جو قرارداد پاس کی ہے۔ اس سے جہاں انسانیت کے رُو سے اپنے اُوپر عائد ہونے والا فرض ادا کیا ہے۔ وہاں حکومت کے متعلق بھی یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وُہ اس حادثہ کی تحقیقات کر کے مسلمانوں کی دل جوئی کرے ؛۔

یہ جانکاہ حادثہ جس نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں شدید احساس پیدا کر دیا ہے بذاتِ خود اتنی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ حکومت اس کے متعلق مسلمانوں کو مطمئن کرنے کیلئے ضروری کارروائی کرے۔ لیکن اس وقت تک مختلف ذرائع سے جو حالات پبلک میں آ چکے ہیں۔ وُہ بھی تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ نہایت احتیاط سے اس بارے میں تحقیقات کر کے ثابت کیا جائے۔ کہ اس حادثہ کو اس درجہ ہیبت ناک اور خونچکاں بنانے کی ذمہ واری کس پر عائد ہوتی ہے۔ اور جب کراچی کے مقتدر مسلمانوں کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی میں خواہ کسی ایک مسلمان کو بھی شریک نہ کیا جائے۔ بلکہ سب کے سب ارکان غیر مسلم مقرر کر دیئے جائیں۔ وُہ اس کے نتائج سے مطمئن ہو جائیں گے۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ یہ مطالبہ منظور نہ کر لیا جائے۔

ایسی صورت میں اگر تحقیقاتی کمیٹی مسلمانوں کو قصور وار ٹھہرائے۔ تو انہیں شکوہ کرنے کا کوئی حق نہ رہے گا۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وُہ بے قصور تھے۔ یا کم از کم ان کا قصور اتنا نہ تھا جتنی انہیں سزا دی گئی ہے۔ تو حکومت زیادتی کرنے والے افسروں سے باز پُرس کر کے مسلمانوں کی دل جوئی کر سکتی ہے جس کا نہایت خوشگوار اثر پیدا ہوگا ؛۔

بعض حلقوں سے کہا جا رہا ہے۔ کہ اگر اس حادثہ کی پبلک تحقیقات کی گئی۔ تو اس کے نتیجہ میں سب سے زیادہ نقصان ان غیر سندھی مسلمانوں کو پہونچیگا۔ جو کراچی کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے رہے ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ ان پر مقدمات چلانے تک نوبت پہونچ جائے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کو اور زیادہ بڑھا دینے والی ہے۔ کیونکہ جہاں حکومت کے وُہ افسر جن کے متعلق یہ ثابت ہو۔ کہ انہوں نے نہتے۔ اور کسی قسم کے فساد کے مرتکب نہ ہونے والے مجمع پر ضرورت سے زیادہ طاقت اور قوت کا استعمال کر کے انسانی جانوں کو ضائع کیا۔ اور پبلک میں بلا ضرورت دہشت پیدا کی۔ قابلِ سرزنش ہیں وہاں اگر مسلمانوں میں ایسے لوگ پائے جائیں جن پر حالات کو بگاڑنے۔ اور پبلک کو مشتعل کرنے۔ اور خلاف امن حرکات کرانے کی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ تو ان سے بھی ضرور باز پُرس ہونی چاہیئے۔ تا ایسے لوگوں کو آئندہ مسلمانوں کو گمراہ کر کے تباہ و برباد کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور مسلم پبلک آئندہ ان سے محتاط رہنے کی کوشش کرے ؛۔

بہرحال تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر ہر لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ اور اس کی اہمیت کو حادثہ کراچی کے خلاف اسمبلی کے مختلف فرقوں کے نمائندوں نے بھی صدائے احتجاج بلند کر کے بہت بڑھا دیا ہے۔ بے شک ہندو پریس۔ اور ہندو سبھائیں تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کی مخالفت کر رہی ہیں۔ لیکن مسلمانانِ سندھ کے خلاف اس وقت سے جبکہ سندھ کو علیحدہ صُوبہ بنانے کی تجویز ہوئی ہے ان کی روش سخت معاندانہ چلی آ رہی ہے۔ اور اب بھی یہی جذبہ ان میں کارفرما نظر آتا ہے۔ اور ان کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ حکومت اور مسلمانانِ علاقہ کراچی میں کشیدگی قائم رہے۔ ورنہ تحقیقاتی کمیٹی کا کسی صورت میں بھی جب ہندوؤں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہندو کسی لحاظ سے اس معاملہ میں زیر تحقیقات آ سکتے ہیں۔ تو پھر وُہ مخالفت کیوں کر رہے ہیں تحقیقات صرف متعلقہ افسروں کے طریقِ عمل اور مسلمانوں کے رویہ کے متعلق ہوگی۔ پھر ہندو اس کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں ؛۔

غرض کیا بلحاظ عدل و انصاف اور کیا بلحاظ مصالح ملکی یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ حادثہ کراچی کی تحقیقات کے لئے قابل اصحاب پر مشتمل کمیٹی مقرر کی جائے۔ اور اس کے نتائج کا اعلان کیا جائے ؛۔

# احمدیہ مسجد لنڈن میں بتقریب عید الاضحیٰ شاندار اجتماع

## دو سو سے زائد سرکردہ اور معزز اصحاب کی شمولیت

(از جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن)

### نماز عید اور مہمانوں کی آمد

عید الاضحیٰ یہاں ۱۷ مارچ بروز اتوار کو تھی۔ چونکہ موسم اچھا نہ تھا اس لئے نماز مسجد کے اندر پڑھی گئی۔ پچاس کے قریب دوست نماز میں شامل ہوئے۔ ایک بجے سب کو کھانا کھلایا گیا۔ اسکے بعد ۲½ بجے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھی گئیں ۳½ بجے دوسرے دوست آنا شروع ہو گئے۔ لارڈ لورین ۴ بجے تشریف لائے انہوں نے بتایا کہ شہر میں سخت کہر ہے اور پھر بارش بھی شروع ہو گئی۔ اسلئے وہ احتیاطاً پہلے آگئے ہیں۔ باوجود موسم کی خرابی کے دو صد سے زیادہ معززین جمع ہو گئے۔

### چیدہ اصحاب کے نام

چیدہ چیدہ اصحاب حسب ذیل شامل ہوئے۔

مسٹر ڈبلیو۔ بوتھ سکرٹری بیتھی لٹریری سوسائٹی

ریورینڈ مارٹیمر رو سکرٹری جنرل اسمبلی آف یونیٹیرین اینڈ فری کرسچن چرچز۔

سائنر گیٹینو ڈی فیبی ہیگرٹی ممبر آف اٹیلین قونصل۔

بے وحدت ذکی ٹرکس قونصل۔

ریورینڈ ہربرٹ ڈنیکو انٹرنیشنل پیس سوسائٹی

مس مارگرٹ فرکوہرسن ایم۔ اے سیکرٹری نیشنل لیگ۔

رائٹ آنریبل دی ارل آف اینٹرم

مسٹر ڈی۔ این گرفتھس بی۔ ایس۔ سی پرنسپل وندسورتھ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ۔

مسز جی۔ ڈبلیو۔ روزیٹی سیکرٹری سکول آف اورئنٹیل سٹڈیز۔

جان جنرڈی مارلیس نیدرلینڈ لیگیشن۔

میجر مارسن۔ فاکنر۔

کمانڈر۔ ایچ۔ کریو۔

منسٹر آف ہیٹی کا نمائندہ۔

لارڈ۔ لی

مسٹر سی۔ آرجنکسن ایڈیٹر سٹیٹسمین

مسٹر مارکس سیموئل ممبر پارلیمنٹ

مسٹر و مسز گرو زیر۔ ایم۔ ڈی۔ او۔

سر آرنسٹ گریہم لٹل۔ ایم۔ بی۔ بی۔ اے ایم ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔ ایم آر

محمود ریاض نادہ رائل لیگیشن آف سعودی عرب

لفٹنٹ کرنل اے۔ بلیمی۔

مرزا حسین خان زندجانی ایرانی قونصل

ڈاکٹر ڈبلیو ایچ میکلین بی۔ ایچ ڈی۔ ایم پی

مصری منسٹر اور سید ہم صابری۔

مسز چارلس لاول۔ ایم۔ بی۔ ای

مس ایم۔ ڈارلی نیلر آنریری سیکرٹری لنڈن ریجنیل فیڈریشن لیگ آف نیشنز یونین۔

میجر ایچ۔ ایل۔ نیتھن۔ ایم۔ پی

دی کوبین انچارج ڈی افیرس

مسٹر ایف۔ جی۔ کیبلی۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ بی۔ ڈی

## خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

### ۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

| نمبر | نام | مقام | نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | محمد اسلم خانصاحب۔ | جھنگ | ۱۰ | غلام حیدر خانصاحب | ضلع گجرات |
| ۲ | محمد افضل خانصاحب | " | ۱۱ | غلام سرور خانصاحب | " " |
| ۳ | اہلیہ صاحبہ محمود امجد خانصاحب | " | ۱۲ | غلام فاطمہ صاحبہ | " " |
| ۴ | دختر " " | " | ۱۳ | راج بیگم صاحبہ | " " |
| ۵ | غلام قادر صاحب | قلعہ گوجر سنگھ | ۱۴ | زینب بی بی صاحبہ | " " |
| ۶ | جیتاب بی بی صاحبہ | ضلع سیالکوٹ | ۱۵ | بیگم بی بی صاحبہ | " " |
| ۷ | اللہ رکھا صاحب | " " | ۱۶ | فضل بیگم صاحبہ | " " |
| ۸ | غلام محمد صاحب | " گجرات | ۱۷ | سکندر خانصاحب | " " |
| ۹ | نور بیگم صاحبہ | " " | ۱۸ | محمد اسحاق صاحب | سیالکوٹ |

سی۔ ایس۔

وینز یولین منسٹر

ہز ورشپ دی میئر آف وندسورتھ

پرتگالی قونصل

مس ڈی۔ اے کونسل ایم۔ اے پرنسپل وائٹ لینڈز کالج

مسٹر میگریگر انفارمیشن آفیسر انڈیا آفس

مسٹر کے بیاز کی جاپانی قونصل

ڈاکٹر اے مارسٹن پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایبی

پی۔ ایچ۔

دی نیکاراجین منسٹر۔

سر چارلس ہاول ٹامس۔ کے سی۔ بی۔ سی۔ ایم جی سیکرٹری منسٹری آف اگریکلچر اینڈ فشریز

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ سگڈن ایم۔ پی

دی لتھوین منسٹر

مسٹر ای کلیمنٹ ڈیویز کے سی۔ ایم۔ پی۔

کاؤنٹ ایڈورڈ پولش قونصل

عطا بے این انچارج وائس عراقی قونصل۔

ڈاکٹر ڈیبر جرمن قونصل۔

مسٹر ٹامس کوئیل ڈی۔ لٹ سیکرٹری ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ انڈیا ہاؤس۔ چینی منسٹر۔

دی ہائی کمشنر فار دی یونین آف ساؤتھ افریقہ۔

لارڈ اینڈ لیڈی ایلنڈیل۔

بریگیڈیئر جنرل سر پرسی سائیکس کے۔ سی۔ آئی۔ ای سی۔ بی۔ سی۔ ایم۔ جی۔

سر ارنسٹ بینیٹ ایم۔ پی اینڈ لیڈی بینیٹ۔

مسٹر ایف۔ ایچ۔ براؤن۔ سی۔ آئی۔ ای

سر ٹیلفورڈ واوگے۔ سی۔ ایم۔ اے اینڈ لیڈی واو

سیکرٹری دی ورلڈز یونسٹ آرگنائزیشن

سر بھوپندرا ناتھ مترا کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے سی آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ ای۔

مسٹر ایف میڈلین۔ جے۔ پی سیکرٹری انٹرنیشنل آربٹریشن لیگ۔

کرنل ہائی سٹیڈ سیکرٹری رائل ایشیاٹک سوسائٹی

ڈاکٹر اے میوڈرائیڈن

کرنل جان سمرول۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ بی۔ ای جاپان سوسائٹی

مس ویلیمز۔ ایم۔ اے۔ کنگز کالج۔

لفٹنٹ کرنل ایرک مرے او۔ بی۔ ای سکرٹری برٹش ایمپائر لیگ۔

### افتتاح جلسہ

جلسہ ۴½ بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مسٹر خیر اللہ ڈیلز نومسلم نے جو ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت کی اسکے بعد مسٹر عمر لش نومسلم نے قرآن شریف ہاتھ میں لیکر تلاوت کی۔ پھر مسز کون نومسلمہ نے انگریزی کی نظم جو خود اسکی بنائی ہوئی تھی۔ پڑھکر سنائی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے

### صدر کی تقریر

سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کی تقریر سے پہلے صاحب صدر (لارڈ لورین) نے مختصر سی افتتاحی تقریر کی۔ جس میں مذہب کی ضرورت اور پرامن تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔

### سر فرانسس کی تقریر

اسکے بعد سر فرانسس نے اپنی تقریر اسلام پر شروع کی ابتدا میں اپنے ذاتی حالات بیان کرتے ہوئے چند ایک مسلمانوں کا تذکرہ کیا۔ کہ مسلمان اپنے مذہب سے حقیقی لگاؤ رکھتے ہیں۔ اسکے بعد فرمایا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی کی زندگی میں وہ ہندوستان گئے تھے۔ اور حضور کی خدمت میں خط لکھکر حالات دریافت کئے تھے افسوس وہ خط و کتابت موجود نہیں۔

پھر سر فرانس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا۔ اور آپ کے دعاوی بیان کئے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تقریر کا خلاصہ تھا جو حضور نے لنڈن کی مذہبی کانفرنس میں ۱۹۲۴ء میں فرمائی تھی۔ اس کے بعد سر محمد اقبال کی کتب اور اشعار کا تذکرہ کیا۔ اور آخر میں مذہب اور روحانیت کے متعلق اپنے ذاتی خیالات کا پُر اثر الفاظ میں اظہار کیا

## ملک معظم کو مبارکباد کا ریزولیوشن

تقریر کے ختم ہونے کے بعد سر فرانس نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ شہنشاہ معظم کو ۲۵ سالہ حکومت کرنے پر مبارکباد دی جائے۔ صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے مولوی فاضل نے اس کی تائید کی۔ اور سب نے اسے خوشی سے پسند کیا۔

## ابن سعود کو مبارکباد

اس کے بعد لارڈ لورین نے تحریک کی کہ ملک ابن سعود کو مبارکباد بھیجی جائے۔ کہ وُہ قاتلانہ حملہ سے بال بال بچ گئے۔ پھر خاکسار نے لارڈ لورین اور سر فرانس اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد سب نے چائے پی۔ مسز ہملٹن پورسمتھ سے اور مرزا ناصر احمد صاحب آکسفورڈ سے تشریف لائے تھے۔ مسٹر بینکس اپنی دو لڑکیوں سمیت تاسھکا سے آئے۔

## منتظمین جلسہ کا شکریہ

اس سال ہمیں پہلے کی نسبت زیادہ انتظام کرنا پڑا۔ سردی کی وجہ سے ضروری تھا کہ انگیٹھیاں ہوتیں۔ بجلی اور گیس مہنگی تھی۔ اس لئے ڈُو پرائمس سٹو و خرید کر لئے گئے۔ تا آئندہ بھی کام آئیں۔

روشنی کے لئے مسٹر پرسی فورساتھ۔ اور ان کے والد نے نہایت محنت سے کئی گھنٹے کام کر کے انتظام کیا۔ مسٹر پرسی کے ہاتھ میں شدید درد تھا۔ اور اسی وجہ سے وُہ ساری رات سو بھی نہ سکا مگر کام کو عمدگی سے سرانجام دیا۔ جزاھم اللہ۔

عزیزم عبدالعزیز نے نہ صرف صبح کے کھانے کا نہایت عمدہ انتظام کیا۔ بلکہ خیمہ کے اندر لگانے کے لئے ماٹو بھی تیار کرائے جو بہت اچھے تھے۔ اور تبلیغی رنگ رکھتے تھے احاطہ کے بڑے دروازہ پر ایک خوشنما بتر دروازہ تیار کرایا گیا تھا۔ جو بہت خوبصورت تھا۔ مسٹر باٹی سے نے پچھلے سال کی طرح سلسلہ کا لٹریچر فروخت کیا۔ اس کے لئے الگ بک سٹال بنا دیا گیا تھا

سب دوستوں نے اپنے اپنے فرائض خوبی سے سرانجام دیئے۔ مسٹر مبارک احمد فیولنگ مسٹر کون۔ مسز باٹی سے۔ اور سعیدہ سمتھ خصوصیت کے ساتھ قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف عید کے روز بلکہ اس سے بھی پہلے ہر قسم کے انتظامات میں نہایت اخلاص اور محنت کے ساتھ بہت امداد دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مکرمی مولوی عارف صاحب نے رات دن جس جانفشانی۔ اخلاص اور خوش اسلوبی سے ہر کام کی نگرانی کی۔ اور ہر کام کو سرانجام دیا۔ وہ میرے لئے نہایت ہی خوشی کا موجب ہے

## ضلع گورداسپور کے ذمہ وار حکام سے گزارش

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں نے عوام کو اشتعال دلانے اور شرارت پھیلانے کی جو مذموم کوشش شروع کر رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف مختلف مقامات کے احمدیوں کو سخت مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ احمدی سرکاری ملازموں کو بھی سخت تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے خلاف جھوٹی باتیں منسوب کر کے انہیں نقصان پہونچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاصکر ضلع گورداسپور کے بعض حکام کا بدلا ہوا رویہ دیکھکر اس ضلع کے احمدی ملازمین کے خلاف بالکل غلط الزامات لگائے جاتے۔ اور اخبار "احسان" "زمیندار" میں ان کی اشاعت کی جاتی ہے ذمہ وار حکام کو جھوٹے پراپیگنڈا اور اخباروں کے شور و شر سے متاثر ہو کر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔ بلکہ احتیاط کے ساتھ پوری پوری تحقیقات کرنی چاہئے تا کہ احراریوں کے جذبوں کا ستایا اور دُکھ دیا ہوا کوئی احمدی سرکاری ملازم خواہ مخواہ ظلم کا نشانہ نہ بن جائے۔

# جماعت احمدیہ لائل پور کی صدائے احتجاج

## حکیم نورالدین کی اشتعال انگیزی کے خلاف

حسب ذیل ریزولیوشن جماعت احمدیہ لائلپور نے اپنے ایک خاص اجلاس میں اتفاق رائے سے پاس کئے ہیں:۔

۱۔ جماعت احمدیہ لائلپور کا یہ جلسہ متفقہ طور پر گورنمنٹ کو حکیم نورالدین کی اس تقریر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جو اس نے ۱۸ مارچ کو بوقت نو بجے رات دھوبی گھاٹ کے باغ میں لائلپور کی پبلک کے سامنے کی۔ اور جس میں اس نے جماعت احمدیہ کے مقدس امام حضرت امیر المومنین میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے متعلق جنہیں جماعت احمدیہ اپنا واجب الاطاعت امام سمجھتی ہے۔ اور جن کے احکام پر اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ سخت ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ نیز آپ کے خاندان کے متعلق بے حد بکواس کی۔ اور لوگوں کو نہایت اشتعال دلاتے ہوئے کہا۔ کہ اگر احمدی السلام علیکم کہیں۔ تو ان کو جوتے مارو۔ اور ان کی عورتوں کی بے عزتی کرو۔ نیز کہا۔ کہ خلیفہ قادیان عیسائی ہے۔ اور گورنمنٹ سے تنخواہ پاتا ہے اور گورنمنٹ سے کہتا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ اسے اسلامی ممالک میں بھیجے۔ تو سب کو عیسائی کر دے۔ یہ سب الزامات سراسر جھوٹ ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر کے ملک معظم کی رعایا کے دو فرقوں میں منافرت کا جذبہ پیدا کیا گیا ہے اگر ہماری جماعت کے آدمی اس اشتعال انگیز تقریر کو سُنکر سلسلہ کی روایات اور حضرت امیر المومنین کے احکام کو مدنظر رکھکر اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھتے۔ تو اندیشہ فساد تھا۔

۲۔ اس قرارداد کی نقل گورنمنٹ اور اخبارات کو بھیجی جائے۔ (خاکسار عصمت اللہ خان جنرل سکرٹری)

# ایک احمدی خاتون کا ایثار

ہمشیرہ صاحب بابو فضل الدین صاحب احمدی آرٹلری گروپ فیروزپور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھتی ہیں:۔ جب حضور نے تحریکات جدیدہ کے لئے مطالبات فرمائے۔ میں نے سادہ زندگی میں تو حصہ لیا۔ لیکن مالی تحریکات میں حصہ نہ لے سکتی تھی۔ لیکن جب میں نے دارالبیعت کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں اعلان پڑھا۔ تو میرے دل میں جو پہلے سے مالی قربانی کے لئے جوش تھا۔ اور بھی بڑھ گیا۔ اور میں خداوند کریم کے فضل سے اپنا نقرائی زیور پازیب قیمتی ۱۸ روپے حضور کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ اس خاتون کا یہ ایثار قابل قدر ہے۔ دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ قبول فرمائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

# "الفضل" کے ایجنٹوں کیلئے ضروری اطلاع

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ روزانہ اخبار کے چار صفحات کا حجم بڑھا کر آٹھ صفحات کر دیا گیا ہے۔ حسب ذیل اصحاب کو جنہیں پہلے پرچے بذریعہ ڈاک جاتا تھا۔ اب بوجہ اسکے کہ حجم زیادہ ہو جانے کے باعث محصول بڑھ جائیگا۔ آئندہ پرچے بذریعہ ریل بھیجے جایا کرینگے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے سٹیشن سے وصول کرنیکا فوراً انتظام کر لیں:۔ مینجر۔

میاں سلطان محمد صاحب جہلم۔ میاں محمد امیر صاحب للہور چھاونی میاں محمد عمر خان صاحب لاہور۔ میاں عبدالکریم صاحب پشاور۔ میاں محمد شفیع صاحب لائلپور۔ میاں غلام حیدر صاحب

واقعاتِ عالم پر نظر

# کیا کراچی کا خونی سانحہ پاکستانی ذہنیّت کا نتیجہ ہے؟

## پروفیسر گلشن رائے کی مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی

(از جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے)

### ہندوؤں کا افسوسناک طریق عمل

وُہ کونسا دردمند اور غیرت مند ہندوستانی ہے۔ جسے اپنی قوم اور اپنے ملک کی غلامی اور محکومیت کا دکھ کے ساتھ احساس نہیں۔ پھر ہندوستان کی سیاست سے نہایت معمولی سی واقفیت رکھنے والا وُہ کونسا انسان ہے۔ جو یہ نہیں جانتا۔ کہ یہ بدنصیب ملک نہیں آزاد ہوسکتا۔ جب تک اس کی دو بڑی قومیں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں میں حقیقی اتحاد اور ایک دُوسرے پر اعتماد نہیں پیدا ہوجاتا۔ پھر کون یہ بات نہیں جانتا۔ کہ جب کسی ملک میں ایسی متفرق قومیں آباد ہوں۔ جن کے مذہبی عقائد اور رسُوم جنکی تہذیب اور کلچر ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو ان قوموں میں سچا۔ اور حقیقی اتحاد پیدا کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ قوت اور دولت اور تعداد میں بڑھی ہوئی قوم اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن ہمارے ملک کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اس ملک کی اکثریت نے نہ صرف یہ کہ کبھی یہ خواہش اور کوشش نہیں کی کہ یہاں کی سب سے بڑی اقلیت یعنی مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرے۔ بلکہ کبھی کوئی ایسا موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ کہ جب مسلمانوں کا ان پر اعتماد ضائع ہوسکتا تھا۔ اور انہوں نے کوشش کرکے اس کو ضائع نہ کیا ہو۔ اور مسلمانوں نے جو ہاتھ دوستی اور محبت کا ان کی طرف بڑھایا۔ اس کو حقارت سے رد نہ کر دیا۔ ہندوستان کی گزشتہ پندرہ سالہ سیاسی جدوجہد میں کئی ایسے مواقع پیدا ہوئے کہ ہندو نہایت آسانی سے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرسکتے تھے۔ مگر انہوں نے اور خاص کر شمالی ہندوستان کے ہندوؤں نے اپنی کوتاہ نظری تنگدلی اور تعصب سے ان سب مواقع کو ضائع کر دیا۔

میں ان مواقع کی تفصیل میں اس وقت نہیں پڑ سکتا۔ کبھی موقعہ ہوُا۔ تو ان کو بھی شرح وبسط سے بیان کروُنگا۔ اس وقت میں صرف کراچی کے سانحۂ ہائلہ کے متعلق جو شمالی ہندوستان کے ہندوؤں کی ذلیل ذہنیت کا اظہار ہوُا ہے۔ اس کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

### کراچی کا واقعہ ہائلہ اور ہندو

عبدالقیوم کو پھانسی دیئے جانے کے بعد کراچی میں مسلمانوں کے ہجوم پر گولی چلی۔ پچاس کے قریب نفوس موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ ایک سو کے قریب زخمی ہوُئے جس کے نتیجے میں بیسیوں خاندان برباد ہو گئے بیسیوں بچے یتیم ہو گئے۔ بہت سی عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ بے شمار بوڑھے جن کے بڑھاپے کا واحد سہارا ان کے نوجوان بیٹے تھے۔ اپنی عمر کی آخری منزل میں زندگی کے دُشوار گزار سفر میں ٹھوکریں کھانے کے لئے بے سہارے اور بے مددگار رہ گئے۔ وُہ قوم جس کے ایک حصہ کے ساتھ خواہ کیسے ہی حالات میں یہ جان گداز واقعہ گزرا ہمدردی کی مستحق تھی۔ ہندو مسلمانوں کے ساتھ اس موقعہ پر حقیقی ہمدردی کرکے بہت حد تک اپنے کھوئے ہوُئے اعتماد کو دوبارہ حاصل کرسکتے تھے۔ مگر شمالی ہند کے ہندو پریس نے اس موقعہ سے بے جا فائدہ اٹھا کر مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان جو نفرت اور بداعتمادی کی وسیع خلیج پہلے ہی حائل تھی۔ اس کو پاٹنے کی بجائے اپنی مِتّنی زنی سے اور بھی وسیع کر دیا۔

### پاکستانی ذہنیت کا الزام

ہندوؤں کو یہ شکوہ ہے۔ کہ عبدالقیوم کو غازی۔ اور شہید کیوں لکھا گیا۔ اور یہ کہ عبدالقیوم کو غازی اور شہید کہہ کر مسلمانوں نے ایک قاتل کے ساتھ ہمدردی کی۔ اور اس کے فعل شنیع کو سراہا ہے۔ ہندوؤں کو یہ بھی شکایت ہے۔ کہ مسلمان عقیدۃً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی سزا قتل سمجھتے ہیں۔ اور قرونِ وسطیٰ کی سوسائیٹی کے غیر مہذب قوانین کو اس مہذب بیسویں صدی میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان قوم اور اُن کے مذہب اور ان کے پاک رسُول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف شمالی ہند کے ہندوؤں کا یہ ناپاک پراپگنڈا اردو پریس سے نکل کر انگریزی پریس تک جا پہونچا ہے اور اخبار سول ۳۰ مارچ میں پروفیسر گلشن رائے صاحب نے کراچی کے سانحۂ ہائلہ کو مسلمانوں کی پاکستانی ذہنیت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔

کراچی کے واقعہ سے مسلمان قوم کا دل دکھا ہوُا تھا۔ وُہ اس موقعہ پر ہمدردی کے قابل تھی۔ ہندو بھائی کسی اور وقت بھی شکوہ کرسکتے تھے۔ مگر جن کا مقصد اپنی اغراض برآری کے لئے دونوں قوموں کو آپس میں لڑانا ہو وُہ بھلا اس موقعہ کو کب ہاتھ سے جانے دے سکتے تھے۔

### ہندوؤں کی آنکھ کا شہتیر

بے شک ان مسلمان اخباروں نے اچھا نہ کیا جنہوں نے عبدالقیوم کو غازی یا شہید لکھا لیکن ہندو پریس کے لئے عبدالقیوم یا محمد صدیق کو عام اخلاقی مجرموں میں شمار کرنا بھی تو زیبا نہ تھا۔ بے شک محمد صدیق اور عبدالقیوم قتل کے مرتکب ہوُئے۔ مگر وُہ قتل کسی ذاتی رنجش اور جذبۂ انتقام کا نتیجہ نہ تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گندی گالیاں دینے والوں کو دیکھ کر وُہ آپے سے باہر ہو گئے۔ اور ایک ایسے فعل کے مرتکب ہوُئے۔ جس کی اجازت ان کو ان کا مذہب۔ اور ان کا رسول جس کی ناموس پر وُہ بزعمِ خود قربان ہوئے۔ نہ دیتا تھا۔ ان کا فعل قابلِ اعتراض تھا لیکن ان کا مقصد بے غرضانہ تھا۔ عبدالقیوم کو بھی ان ہندو اخبار نویسوں کی طرح اپنی جان پیاری تھی۔ وُہ اپنی شادی کے چند دن بعد ہی عین عالمِ جوانی میں اپنی جان قربان کرنے کے لئے آسانی سے تیار نہ ہوسکتا تھا۔ جب تک اس کو یہ خیال نہ ہوتا۔ کہ میں توشاتمِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان لے کر اپنی جان کھوؤں گا۔ لیکن شاید اس قتل کے نتیجہ میں ہندو قوم کے دل میں کچھ احساس پیدا ہو۔ اور وہ راجپال نتھو رام۔ اور پالامل جیسے انسان پیدا کرنا چھوڑ دے۔

بے شک عبدالقیوم کا فعل قابلِ اعتراض فعل تھا۔ شریعتِ اسلام کسی انسان کو یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ وُہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے۔ لیکن اس قوم کے اخبار نویسوں کو جس کے عوام اور لیڈر بھگت سنگھ جیسے قاتلوں کو شہیدِ قوم وملت کا خطاب دے چکے ہیں۔ مُسلم پریس کے عبدالقیوم کو شہید اور غازی کہنے پر معترض ہونے سے شرمانا چاہیئے تھا۔ ان کو مسلمانوں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آگیا۔ لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آیا۔

مُسلم پریس پر عبدالقیوم کو شہید لکھنے کی وجہ سے برسنے والا "پرتاپ" راجپال کو ہمیشہ شہید لکھتا رہا۔ جو ایک حد درجہ کی گندی۔ اور دل آزار کتاب لکھنے اور چھاپنے کے نتیجہ میں قتل ہوُا تھا۔ پھر وُہ لیکھرام جس کی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بدزبانی کی وجہ سے خدا تعالےٰ کا عرش بھی کانپ گیا۔ اسے "شہیدِ اکبر" کہتے ہوُئے ہندو ذرا نہیں شرماتے۔ تو عبدالقیوم کو کسی کے شہید کہنے پر وُہ کس مُونہہ سے اعتراض کرسکتے ہیں۔ بھگت سنگھ۔ اور اس کے ساتھیوں نے ملک۔ قوم۔ اور اخلاق کی کونسی خدمت کی تھی۔ گاندھی جی کے نزدیک جو ہندوؤں کے سب سے بڑے سیاسی اور مذہبی لیڈر ہیں۔ اور جن کو "رشی" "اوتار" اور معلوم نہیں۔ کیا کیا کچھ کہا جاتا ہے۔ اور جو کسی انسان کے قتل کو بدترین فعل سمجھتے ہیں۔ بھگت سنگھ۔ اور اس کے ساتھی نہ صرف اخلاقی مجرم تھے۔ بلکہ قومی مجرم

بھی تھے۔ کیونکہ کانگرس اور گاندھی جی کے نزدیک وہ ایسے فعل کے مرتکب ہوئے تھے۔ جو ملک کی سیاسی ترقی کو بجائے آگے لے جانے کے پیچھے لے جانے والا تھا۔ تو پھر ان سیاسی اخلاقی۔ قومی اور مذہبی مجرموں کو کیوں ہندو قوم نے شہید کا خطاب دیا۔ کیوں آج بھی ہندو گھروں میں بھگت سنگھ کی تصویر گاندھی جی کے پہلو بہ پہلو لٹکائی جاتی ہے۔ کیوں خود گاندھی جی نے بھگت سنگھ کے اخلاق کی تعریف کی۔ جبکہ انہوں نے بھگت سنگھ کے کوئی اخلاق سوائے اس کے کہ وہ بیگناہ انگریز کے قتل کا مرتکب ہوا تھا نہ دیکھے تھے؟ کیوں پنڈت مالوی ایک دفعہ لارڈ اروِن کے پاس بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی موت کو قید کی شکل میں تبدیل کرانے کے لئے لے جانے لگے تھے؟ کیوں پنڈت جواہر لعل نہرو نے الہ آباد میں برملا بھگت سنگھ کے فعل کے مقصد اور محرک (...) کو قابلِ تعریف قرار دیا تھا؟ اور کیوں کراچی کانگرس کے موقع پر ہندو نوجوانوں نے اس بناء پر گاندھی جی کا سیاہ جھنڈوں کے ساتھ استقبال کیا تھا۔ کہ گاندھی اروِن پیکٹ بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کے متعلق بالکل خاموش تھا۔ اور کیوں بھگت سنگھ کے پھانسی دیئے جانے پر بطور اظہار ناراضگی ہندوؤں نے جلوس نکالے تھے۔ اور مسلمانوں کو ایسے جلوسوں میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے کانپور میں قربانی کے بکروں کی طرح ذبح کیا تھا۔ پھر کیوں ہندوستان کے مایۂ ناز سیاسی لیڈر مسٹر سی آر داس نے مسٹر (Rae) ایک انگریز کے قاتل کے فعل کی مذمت کرتے ہوئے اسکے فعل کے مقصد اور محرک (...) کی تعریف کی۔ کیا عبدالقیوم اور محمد صدیق اور علم دین کے قابل اعتراض فعل کا مقصد اور محرک اتنا بھی اہم نہ تھا۔ جتنا بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں اور مسٹر رے کے قاتل کے فعل کا تھا؟ پھر ان لوگوں کو کیوں شہید قرار دیا گیا۔ اور اب کیونکر عبدالقیوم کو شہید کہے جانے سے ہندو پریس آتش زیر پا ہو سکتا ہے؟

## غلط الزامات سے مسلمانوں کو اپنے حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا

پروفیسر گلشن رائے نے اپنے مضمون مندرجہ اخبار رسول ۳۰ مارچ میں کراچی کے حادثہ فاجعہ کو پاکستانی ذہنیت کا نتیجہ قرار دے کر سیاسی کوتاہ نظری۔ مذہبی تعصب اور اخلاقی کمینگی کا بدترین مظاہرہ کیا ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

"کراچی کے واقعہ کے سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ گذشتہ چند سالوں میں شمالی ہند میں سوامی شردھانند۔ راجپال۔ پالامل۔ اور نتھو رام اور ان کے علاوہ اسی قسم کے اور قتل بھی ہوئے ہیں۔ کہ قتلوں کی تہ میں یہ جذبہ اور ذہنیت کام کر رہی ہے۔ کہ شمالی ہند کے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ شائد یہ درست ہے۔ اور ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر اس انسان کو قتل کر دیں۔ جس نے ان کے خیال میں ان کے رسول کی توہین کی ہو چونکہ ان کے نزدیک پنجاب۔ ریاست کشمیر۔ بلوچستان۔ اور سندھ اسلامی صوبے ہیں۔ اس لئے ان میں اسلامی شریعت کا قانون رائج ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ اسلامی شریعت کے مطابق شاتم رسول کی سزا قتل ہے۔ اس لئے شمالی ہند کے مسلمان ہر اس ہندو کو جو ان کے رسول کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ قتل کر دیتے ہیں۔ یہ ان کی پاکستانی ذہنیت کا نتیجہ ہے"۔

مگر پروفیسر صاحب بھولے ہوئے ہیں۔ یہ خیال کہ مسلمان شمالی ہند میں ایک اسلامی سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اپنے دماغ کی اختراع ہے۔ اگر مسلمان ہندوستان میں اپنی کوئی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس حکومت سے وہ بنگال کو کبھی باہر نہیں رکھ سکتے۔ جس میں اتنے مسلمان آباد ہیں۔ جتنے ان صوبوں کی مجموعی مسلم آبادی کو ملا کر بھی نہیں بنتے۔ "پاکستانی ذہنیت" اور "پاکستانی سکیم" کے ہوا کو درمیان میں لا کر پروفیسر گلشن رائے اور دوسرے اسی قماش کے لوگ شمالی ہند کے مسلمانوں کو ان کے جائز اور واجبی حقوق سے کبھی محروم نہیں رکھ سکتے۔ مسلمان ان صوبوں میں اکثریت میں ہیں۔ اور وہ اکثریت کے حقوق حاصل کرتے رہیں گے۔ جس طرح ان صوبوں میں جہاں ہندو اکثریت میں ہیں۔ ان کو اکثریت کے حقوق حاصل ہیں۔ ہندو پریس گندا پروپیگنڈا۔ انٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس کا انعقاد اور جلسے۔ پنڈت مالوی اور ان کے حواریوں کا لنڈن کا طواف۔

یہ سب کوششیں اور ارادے ناکام ہونگے دنیا پر یہ بات آشکار ہو چکی ہے۔ اور ہندوؤں کے ایک مٹھو کرنل ویج وڈ کو چھوڑ کر ہندوستانی حکومت کے ارباب حل و عقد اور انگلستان کی تینوں سیاسی پارٹیوں کے قابلِ ذکر لیڈر اس بات کو خوب جان چکے ہیں۔ کہ ہندو مسلم جھگڑے میں ہندوؤں کی زیادتی ہے۔ اور مسلمان حق پر ہیں۔ (ہم اس قصہ کو بھی کبھی مناسب موقع پر تفصیل سے بیان کریں گے) اس لئے ان ذلیل اور خفیف حرکتوں سے مسلمانوں کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ صرف ہندو مسلمان کے اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔ اور بدقسمت ہندوستان کی آزادی کی خواہش اور کوشش ایک نہ پورا ہونے والا خواب ہو کر رہ جائے گی۔

مسلمان شمالی ہند میں کوئی مسلم سلطنت قائم کرنا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہی اسلامی شریعت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاتم کی سزا قتل ہے۔ قصور اگر کچھ ہے۔ تو اس شدید اور بے تاب کر دینے والی محبت کا جو ہر مسلمان کے رگ و ریشہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پائی جاتی ہے۔ ہم نے اس کے ذکر پر بڑے بڑے قوی دلوں کو بے تاب ہوتے۔ اور دنیا کے فرزانوں کو اس کا نام لے کر اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے دیکھا ہے۔ یونہی تو خدا کے اس پیارے مسیحؑ نے نہیں کہا تھا۔ کہ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کو بالکل قریب سے دیکھا۔ کہ ؎

بس سہل است از دنیا بریدن
بیادِ حسن و احسانِ محمدؐ

یہ صحیح ہے کہ مسلمان قوم جنگل کے درندوں اور شور زمین کے سانپوں سے صلح کر سکتی ہے۔ لیکن محمدؐ کو برا کہنے والوں اور برا کہنے والوں کی پیٹھ ٹھونکنے والوں کے ساتھ صلح نہیں کر سکتی۔ ہندو قوم کیوں لیکھرام راجپال۔ پالامل اور نتھو رام پیدا کرنا نہیں چھوڑ دیتی۔ ورنہ جب تک ہندوؤں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں میں علم دین اور عبدالقیوم اور محمد صدیق بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور نتیجہ وہی نکلتا رہے گا۔ جو اب نکل رہا ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے دور ہوتے جائیں گے۔

نتھو رام۔ پالامل۔ راجپال اور سوامی شردھانند کے قتل کسی سازش کا نتیجہ نہیں اور نہ کسی "پاکستانی ذہنیت" اور شمالی ہند میں اسلامی سلطنت قائم کرنے اور اس میں "دقیانوسی" شریعت کے نفاذ کی خواہش کا نتیجہ ہیں۔ جیسا کہ پروفیسر گلشن رائے اور دوسرے ہندو اخبار نویس سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ اس محبت کا نتیجہ ہیں۔ جو مسلمانوں کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اور جس کی وجہ سے بعض دفعہ وہ نوجوان جن کو اپنے جذبات پر پورا قابو حاصل نہیں ہوتا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک دیکھ کر آپے سے باہر ہو کر قتل جیسے ناجائز فعل کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

## ہندوؤں سے اپیل

ہم ہندو قوم سے اور ہندو پریس سے خاص کر شمالی ہند کے ہندو پریس سے انصاف۔ انسانیت اور قومیت متحدہ کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ نتھو رام اور راجپال کی سی ذہنیت والے اشخاص کی نہ صرف پیٹھ ٹھونکنا چھوڑ دیں۔ بلکہ ان سے بیزاری کا اظہار کریں۔ کہ ان لوگوں کی حرکات سے نہ صرف ایک قوم کے جذبات بری طرح مجروح ہوتے ہیں۔ بلکہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں جن کے اتحاد پر ہندوستان کی آزادی منحصر ہے۔ منافرت بڑھ کر قومیت متحدہ کے قیام کی خواہش اور کوشش کو سخت دھکا لگتا ہے۔

علاوہ ازیں انسانیت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ کسی قوم کے مذہبی پیشواؤں کی تحقیر و تذلیل روا نہ رکھی جائے۔

# گورداسپور میں صدر احرار کی غلط بیانیوں سے پر اور اشتعال انگیز تقریر

مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی صدر احرار نے گورداسپور میں احمدیت کے خلاف جو تقریر کی اس کا کسی قدر ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں اس تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے گورداسپور تشریف لے جانے اور سید عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ میں شہادت دینے سے احراریوں نے اپنے تمام منصوبے بگڑتے دیکھ کر کس بے باکی سے دروغگوئی اور بے ہودہ گوئی سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ احراریوں کی وہ تقریریں جو گورداسپور میں وہ ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے حکام بہت قریب سے سن رہے ہیں۔ ان کی حد درجہ کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کی دل آزاریوں سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ لیکن اس طرح خاموش ہیں۔ کہ گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا۔ اعلیٰ حکام غور فرمائیں۔ کہ جس قسم کی تقریر کا صرف خلاصہ درج اخبار کیا جا رہا ہے اس قسم کی تقریروں کو نظر انداز کر دینے والے افسر کہاں تک اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔

مولوی حبیب الرحمن نے کہا۔

"مرزا آنجہانی بھی دنیا سے جھوٹ بولتا گیا ہے۔ اور آج اس کے بیٹے نے بھی اپنے باپ کی سنت کو پورا کر دیا ہے۔ جب بھی عدالت میں کوئی سوال کیا گیا اس کے جواب میں جھوٹ ہی کہا پوچھا گیا کہ کیا آپ کے باپ کے منکرین و مکذبین کافر ہیں۔ مگر جواب ندارد۔ زبان بند ہے خلیفہ صاحب بیٹھے سوچ رہے ہیں کہ کیا کہوں۔ نہ معلوم کہ اس وقت محمود کا فرعونی دماغ کہاں گیا بعد اصرار جواباً کہا۔ کہ اگر ہمارا باپ کچھ کہہ گیا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ پھر تم ہتک اور توہین سے کیوں ڈرتے ہو۔ گورنمنٹ نے ہم احرار پر مقدمہ کیا۔ کہ ہماری پروردہ نبوت کی زمین قادیان میں توہین نہ کرو بٹالہ سے گورداسپور سے لاہور سے امرتسر سے۔ جہاں چاہو کرو۔

باپ نے جہاد کو مطلق حرام قرار دیا ہے مگر بیٹے نے جب احرار کا جھنڈا لگا ہوا دیکھا تو فوراً حلال کر دیا۔ قادیانی اپنا ظاہری رعب دکھاتا ہے۔ کہیں ہائی سکول کے لڑکوں کی سپیشلیں بھر کر آ رہی ہیں۔ کہیں مریدین کو مرعوب کیا جا رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر یاد رہے ہم بالکل فقیر ہیں۔ فقیروں سے جس کا پالا پڑا تباہ و برباد ہو گیا۔

آج قادیان اور ملحقہ دیہات میں مرزا محمود کی حکومت قائم ہے۔ مرزا محمود خواہ قتل کرائے۔ خواہ لاٹھیاں لے کر گورداسپور میں آئے۔ ان کو کوئی پکڑنے والا نہیں۔ مگر ہم سے گورنمنٹ ہر طرح بدظن ہے۔ مسلمانو! آج اسلام ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ مرزائیوں نے اسلام کو بالکل ہی نیست و نابود کر دیا ہے۔ میں شیخ عبد القادر و کرشن و نانک وغیرہ کو بزرگ اور ولی خیال کرتا ہوں۔ مگر ان کو نبی ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ہندوستان کے مذہبی جنگ کے خاتمہ کا طریق صرف یہی ہے۔ کہ ہر ایک کے بزرگوں کی دل و جان سے عزت کرو۔ مگر مرزائیت کا سنگ بنیاد یہی ہے۔ کہ دوسروں کے بزرگوں کی علی الاعلان سخت توہین کیجائے صلح کا اصول یہی ہے کہ مرزا صاحب کی تمام کتابیں اور اشتہار تحریر کا چودھواں باب ملک سے باہر کر دو۔ بس پھر تمام جنگوں کا خاتمہ ہے۔ مرزا صاحب نے خود طبعی موت سے ہمکنار ہو کر ... میں دردار کھائے لوگوں سے فلوس گیری آسان مگر خود دینا گراں۔ بہشتی مقبرہ کی وصیت کو دیکھو۔ کہ اپنی اولاد کے لئے کوئی ضروری نہیں ہے۔ مگر لوگوں کے لئے فرض عین ہے پیغمبر تمام دنیا کے لئے آتا ہے۔ تا کہ ہر طرح تبلیغ کرے لوگوں سے مستور اور محجوب نہیں رہتا۔ مگر انصاف سے تم کہو کہ پیغمبر یا خلیفہ ہونے یا کوٹھی میں ہو۔ تو پھر ایک غریب خستہ حال تک پیغام حق کس طرح پہنچے گا۔ بس ذمی معیار پر قادیانی نبوت اور خلافت کو پرکھو۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر سابقہ انبیاء آ جائیں تو ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ پہلے نبوت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ ہاں اگر امت میں سے کوئی نبی بن بیٹھے۔ تو پھر رسول کریم کی سخت توہین ہے احمدیو! اگر تم نے بعد از حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو نبی ضرور ماننا ہی ہے تو پھر بابا نانک کو مان لو۔ کیونکہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے عاشق تھے اور سچے موحد۔ مگر تمہارے ہاں نہ توحید ہے اور نہ ہی رسالت۔ گاندھی جی کے لٹریچر کو میں نے اول سے آخر تک دیکھا ہے۔ اس میں کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ وہ اگر نبوت کا دعویٰ کرتے تو ہزاروں قائل ہو جاتے مگر قادیانی نبوت نے تو مذہب اسلام پر ابد الآباد کے لئے سیاہی کا داغ لگا دیا۔ ہمیں ایسی نبوت کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر کچھ دن میں زندہ رہا تو ہندوستان میں زبردست انقلاب پیدا کر دوں گا۔ ہندوستان میں ایک انگریز آیا ہوا ہے۔ ہمارے نوجوان اس کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ وجہ معلوم کرنے پر پتہ لگا کہ یہ انگلش اچھی بولتا ہے۔ اگر انگریز مسلمان ہو گیا تو مجھے بہت فکر ہے۔ اگر مسلمان کرنا ہے تو ان نوجوانوں کو کرو۔ مگر یہ مسلمان نہیں ہوں گے۔ جب تک تم مسلمان نہ ہو۔ مگر افسوس تم نے مسلمان نہیں بننا۔ ناراضگی کی بات نہیں۔ ۹۰ فیصدی بھی ہم مسلمان نہیں۔ اور ہم نے ہی اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔

# "احسان" کی فریب کاری کا راز فاش ہو گیا

اخبار "احسان" نے بیعت کرنے والوں کی فرضی اور خود ساختہ فہرست شائع کر کے جس دھوکا اور فریب کا ارتکاب کیا۔ اس پر ہم ایک گذشتہ پرچہ میں روشنی ڈال چکے ہیں ذیل میں ان اصحاب میں سے جن کے نام بیعت فسخ کرنے والوں میں احسان نے درج کئے ہیں۔ اور جن کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہوں نے بیعت فسخ کرنے کی احسان کو اطلاع دی ہے۔ ایک کا خط درج کرتے ہیں۔ جس سے احسان کی تمام فریب کاری کا راز فاش ہو جاتا ہے صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں ابھی حال میں بیعت ہوا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح نے میری بیعت قبول فرمائی ہے۔ اور اخبار الفضل میں بیعت کنندگان میں میرا نام شائع ہو چکا ہے۔ اخبار احسان لاہور ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کے صفحہ اول پر میرا نام بیعت فسخ کرنیوالوں کی فہرست میں موجود ہے۔ حالانکہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ احسان نے جھوٹ اور دروغ سے ایسا لکھ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر نام بھی غلط طور پر لکھ دئے گئے ہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین دشمن حق کو چھوڑ کر بے جا طور پر دشمنی پر آمادہ ہے۔ کیونکہ حق اس کے پاس نہیں ہے۔ میرا یہ خط اخبار الفضل میں شائع کر دیا جائے۔ تا کہ لوگ دیکھ لیں کہ دشمن کس قدر دروغ بیانی سے کام لے رہا ہے۔

خاکسار شریف احمد احمدی متصل سبزی منڈی پٹیالہ سٹیٹ

# مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴ر اپریل بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:

خان صاحب برکت علی خان صاحب نائب ناظر بیت المال جو برغرض علاج لاہور تشریف لے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں:

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو تا حال سوزش کی تکلیف ہے۔ انہوں نے دو کی رخصت فرلو لی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:

۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء دفتر پرائیویٹ سکرٹری نے مجلس مشاورت کا ایجنڈا اور بجٹ بیرونی جماعتوں کو بھیج دیا ہے۔

بیت المال کی طرف سے جماعتوں کے بقایا چندہ صاف کرنے کے لئے چٹھی بھجوائی گئی ہے۔ عہدہ داران جماعت خاص توجہ فرمائیں:

۴ مارچ قادیان میں تیسرا روزہ رکھا گیا:

## علاقہ مجسٹریٹ کی دھینگا مشتی

۳ر اپریل محلہ دارالرحمت کے بچوں کی ایک انجمن نے جو نومبر ۱۹۳۴ء سے اس غرض سے قائم ہے۔ کہ بچے دینی مسائل کے متعلق لیکچروں کی مشق کریں۔ ایک پرائیویٹ مکان میں جلسہ منعقد کیا۔ علاقہ مجسٹریٹ نے جو اتفاق سے قادیان ہی ہیں۔ فوراً ان پر دفعہ ۳ کریمنل امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء ایک حکم جاری کیا۔ کہ پولیس ان بچوں کی مجلس میں گھس جائے۔ حکم کی مصدقہ نقل دینے سے انکار کر دیا گیا۔ پولیس رپورٹروں کے علاوہ ایک خاصی تعداد دوسرے لوگوں کی بھی داخل کی گئی۔ تفصیلی حالات کل درج اخبار کئے جائیں گے:

# کولمبو (سیلون) میں تبلیغ اسلام

## یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق کولمبو کے دوست جو کہ شہر کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ برونز انوار انجمن کے ہال میں نو بجے کے قریب جمع ہوئے۔ ہر ایک دوست کے لئے علیحدہ علیحدہ حلقہ تبلیغ مقرر کر دیا گیا تھا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے ہر ایک دوست کو مختلف قسم کے پمفلٹ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کرنے کے لئے دیئے۔ اور دوست اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے:

اس امر کا اظہار بے موقع نہیں ہوگا۔ کہ یہاں کے قریباً سب کے سب احمدیوں نے اس دن تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور موسم کی خرابی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس مقدس کام کی سرانجام دہی کرتے ہوئے سورج غروب ہونے کے بعد واپس آئے:

اے ایم سید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے ان تمام دوستوں کو جنہوں نے اس دن تبلیغ میں حصہ لیا۔ شام کو دعوت دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ وہ اس بات کے لئے بھی قابل تعریف ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی گرہ سے احمدیت کے متعلق بہت سے پمفلٹ تامل زبان میں چھپوا کر مفت تقسیم کئے۔ چھ سو کے قریب پمفلٹ تقسیم کئے گئے اور بہت سے غیر مسلموں کو تبلیغ کی گئی:

یہاں کی جماعت کے قیام کے بعد یہ پہلا موقع ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد ایک خاص دن غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے گیا۔ یہ نہایت ہی اچھا ہتھیار ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں دیا ہے اس کے ذریعہ ہم اپنی اصلاح بھی کر سکتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے صداقت کے راستے کھول سکتے ہیں: ایم زیڈ دین مالاباری کولمبو

## تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ سے ساتواں مطالبہ یہ کیا تھا۔ کہ کم از کم تین ماہ کی رخصت لے کر اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ اس تحریک کے مطابق جن احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ ان میں سے کثیر حصہ ایسے لوگوں کا ہے۔ جن کا عرصہ وقف تین ماہ سے کم ہے۔ اور یہ واضح بات ہے۔ کہ ایسا شخص ہی زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو زیادہ عرصہ کسی مقام پر رہے۔ لہذا اگر دوست اپنے اوقات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ تو تین تین ماہ کا عرصہ وقف کریں۔ اور دفتر میں اطلاع دیں۔ کہ کس تاریخ سے وہ اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ تا ان کو ہدایات دی جا سکیں:

انچارج تحریک جدید قادیان

## امارت بنگال کی تقسیم

قادیان ۴ر اپریل۔ بنگال کے بعض دوستوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ اور اس تجویز کے ساتھ موجودہ پراونشل امیر نے بھی اتفاق کیا تھا۔ کہ آئندہ انتخاب میں پراونشل انجمن احمدیہ بنگال اور مقامی جماعت احمدیہ کلکتہ کے لئے دو جدا جدا امیر مقرر کئے جائیں۔ یعنی جماعت احمدیہ کلکتہ کا امیر الگ ہو اور باقی بنگال کے لئے علیحدہ امیر ہو۔ اس تجویز کو جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا گیا۔ تو حضور نے بھی اسکو منظور فرمالیا ہے۔ اس لئے جماعتہائے احمدیہ بنگال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مئی ۱۹۳۵ء سے آئندہ تین سال کیلئے دو جدا جدا امیر مقرر کرنے کے لئے انتخاب عمل میں لایا جائے: ناظر اعلےٰ قادیان

## کرنال میں احمدیت کا پیغام

۳۱ر مارچ کی شب کو کرنال میں خان عبد المجید خانصاحب کے مکان کے باہر ایک جلسہ زیر صدارت چودہری نذیر احمد خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل منعقد ہوا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم نے صداقت احمدیت اور ختم نبوت پر مدلل اور پر زور تقریر فرمائی علاوہ تین احمدی بھائیوں کے تمام سامعین غیر احمدی اصحاب تھے۔ سب نے نہایت شوق سے شیخ صاحب کی تقریر سنی۔ اور اکثر نے متاثر ہو کر آپکی طرز تقریر کی داد دی۔ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ شیخ صاحب کی تقریر کے بعد ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے نہایت شائستگی سے فرمایا کہ انہیں جماعت احمدیہ سے صرف مسئلہ ختم نبوت پر اختلاف ہے ورنہ تبلیغ اسلام کے لئے جو کوشش وسعی یہ جماعت کر رہی ہے۔ اس کی نظیر موجودہ زمانے میں نہیں ملتی۔ میں مولوی صاحب کی طرز تحریر کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر دیگر مخالف علماء بھی اس عمدہ مثال کی تقلید کریں۔ تو یہ تمام فتنہ و فساد جس نے فی زمانہ مذہبی فضاء کو بری طرح مکدر کیا ہوا ہے۔ بہت حد تک دور ہو جائے میں چودہری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے جلسہ کی صدارت کے فرائض قبول فرماتے ہوئے انہیں نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا۔ اسی طرح مولوی صاحب موصوف کا اور تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آخر میں میں اپنی جماعت کے مبلغ مولوی شیخ غلام احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ وہ ایک دیرینہ وعدے کو پورا کرنے کے لئے دوسری مرتبہ کرنال میں تشریف لائے۔ اور حق تبلیغ ادا کیا۔ خاکسار محمد اکرم خان غوری احمدی۔ بی۔ اے

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**نئی دہلی** ۲ اپریل۔ کونسل آف سٹیٹ میں ایک مسلم ممبر نے حادثہ کراچی کے متعلق بہت سے سوالات کرنے نیز یہ دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ کیا حکومت اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کے لئے تیار ہے۔

**ترچناپلی** کے اچھوتوں نے ایک کانفرنس منعقد کر کے گاندھی جی کی اس روش کی پر زور مذمت کی ہے۔ جو انہوں نے اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق اسمبلی میں مسودہ قانون کے ضمن میں اختیار کر رکھی ہے۔ اور فیصلہ کیا کہ ان سے درخواست کی جائے۔ کہ اس روش کو ترک کر دیں۔ ورنہ پھر ملک کی تمام اچھوت اقوام سے استدعا کی جائے۔ کہ اسلام یا عیسائی مذہب اختیار کر لیں۔

**ماسکو** ۲ اپریل۔ حکومت برطانیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے مسٹر ایڈن لارڈ پریوی سیل روس کے وزیر خارجہ سے ملاقات کے لئے ماسکو آئے۔ اس ملاقات کے اختتام پر ایک اعلان کیا گیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ یورپ میں قیام امن کے لئے روس اور برطانیہ اشتراک کے لئے تیار ہیں۔ اب دونو حکومتوں کے درمیان بین الاقوامی موضوعات کے متعلق کوئی وجہ تنازعہ باقی نہیں رہی۔ اور دونو کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ اپنی اپنی شرائط پر صلح جویانہ اور دیانتدارانہ طریق پر قائم رہیں گی۔

**دہلی** ۲ اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ خلیج فارس کے ساحل عرب پر اپنا مرکز بحرین کو بنانا چاہتی ہے۔ اس لئے شیخ بحرین کی اجازت حاصل ہونے کے بعد ہنجام اور باسیدو کے مرکزوں کو بحرین میں منتقل کر لیا جائے گا۔

**لاہور** ۲ اپریل۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب نے اسلامیہ کالج لاہور کی پرنسپلی منظور کر لی ہے۔ اور چند روز میں چارج لے لیں گے۔

**آئرلینڈ** کے لیڈر مسٹر ڈی ویلرا نے ملک معظم کی سلور جوبلی میں شمولیت کی دعوت کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ موجودہ حالات میں میری شمولیت ناممکن ہے۔

**حکومت سرحد** نے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ کسی مقروض کاشتکار کی پیداوار کا نصف حصہ کسی ڈگری کے رو سے قرق نہ ہو سکے گا حکومت پنجاب کو بھی اس کی تقلید کرنی چاہیئے

**لنڈن** ۲ اپریل۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند نے کہا کہ بنگال میں پانچ ملٹری آفیسر بطور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں کیونکہ آئی۔ سی۔ ایس دوسرے صوبوں سے فارغ نہ کئے جا سکتے تھے۔ اور دہشت پسندوں نے جن افسروں کو مار دیا تھا۔ ان کی جگہیں پُر کی جانی ضروری تھیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ نئے انتخابات کے بعد حکومت ہند کو اسمبلی میں تیرہ بار شکست ہو چکی ہے۔

**نئی دہلی** ۳ اپریل۔ اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اشتہار دینے کے لئے اخبارات کی اشاعت دیکھی جاتی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ گذشتہ سال کس قدر رقم اشتہارات پر خرچ کی گئی ہے

**وائی۔ ایم۔ سی۔ اے** لاہور کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو طلباء سپرنٹنڈنٹ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کمرشل کلاسز دی مال لاہور کو تار کی اجرت یا جوابی کارڈ اپنے مفصل ایڈریس اور رول نمبر کے ساتھ ارسال کر دیں گے۔ انہیں ان کے پنجاب یونیورسٹی کے نتیجہ سے مطلع کر دیا جائے گا۔

**دہلی** ۳ اپریل۔ اسمبلی میں ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ پریس ایکٹ کے مطابق ایکشن لینے سے قبل لازماً حکومت ہند سے استصواب نہیں کیا جاتا۔ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو ہدایت کر دی تھی۔ کہ جہاں اس پر عمل درآمد کیا جائے۔ وہاں یہ بھی خیال رکھا جائے۔ کہ اس کے ذریعہ کسی کو خواہ مخواہ تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

**نئی دہلی** ۳ اپریل۔ حکومت ہند نے ہمالیہ کے لئے تین مہمات کی روانگی کو منظور کر لیا ہے۔ دو اس سال کے موسم گرما میں جائیں گی اور ایک ۱۹۳۶ء میں۔ اس سال کی دو مہموں میں سے ایک جرمنی کے ماہرین علم نباتات پر مشتمل ہے۔ جو کوہ ہندوکش کی وادیوں میں گندم کی پیداوار کے ابتدائی مقام کی تلاش کرے گی۔

**پیرس** ۳ اپریل۔ فرانسیسی چیمبر میں وزیر مالیات نے اعلان کیا۔ کہ حکومت نے فرانس میں سونے کا سکہ رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا ثابت ہو سکے کہ حکومت گولڈ فرینک کے تحفظ پر تلی ہوئی ہے۔ اس اعلان کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ اور حکومت پر اعتماد کی تحریک چیمبر نے پاس کی۔

**لاہور** ۳ اپریل۔ احسان لکھتا ہے کہ کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ احسان ضبط کر لیا گیا۔ ابھی تک تفصیلات نہیں پہنچیں۔ کہ کونسا پرچہ اور کس بناء پر ضبط کیا گیا۔

**لاہور** ۳ اپریل۔ ٹریکٹ موسومہ "مرزا عورت تھی یا مرد" کی اشاعت کے سلسلہ میں حافظ عبدالرحیم پبلشر کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ ملزم سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی۔ جو اس نے داخل کر دی۔ اور مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی ہوا۔

**نئی دہلی** ۳ اپریل۔ اسمبلی میں یہ تجویز پاس ہو گئی۔ کہ کارڈ کی قیمت ۹ پائی اور لفافہ کی جس کا وزن ایک تولہ سے زیادہ نہ ہو۔ ایک آنہ اور اڑھائی تولے تک پانچ پیسے مقرر کی جائے۔

**احمد آباد** ۳ اپریل۔ گجرات کے علاقہ میں طاعون بہ شدت پھیلا ہوا ہے۔ سردار پٹیل بعض اور رضاکاروں کے ساتھ طاعون زدہ علاقہ کا دورہ کر کے لوگوں کو ضروری ہدایات دے رہے ہیں۔

**امرتسر** ۳ اپریل۔ گذشتہ سال تیس سیر سونے کی جو چوری ہوئی تھی۔ اس کا ارتکاب کرنے والوں کو پولیس نے ہری پور ضلع ہزارہ سے گرفتار کر لیا ہے۔ اس گروہ میں ایک ریلوے قلی بھی شامل تھا۔ ایک شخص پُراسرار طریق پر بریک میں گھس گیا۔ اور پارسل نیچے گرا کر خود بھی چلتی گاڑی سے اتر گیا۔

**پٹنہ** ۳ اپریل۔ پولیس کوتوالی کے قریب ایک مقفل دوکان کے اندر صبح کے وقت بم پھٹا۔ اس کے متعلق تفاصیل کا علم تا حال نہیں ہو سکا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

**لنڈن** ۳ اپریل۔ پارلیمنٹ میں انڈیا بل پر بحث کے دوران میں ایک ترمیم پیش کی گئی کہ ہندوستان کی ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس کے لئے بیرسٹر ہونا لازمی قرار دیا جائے۔ لیکن اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ حکومت ہند وکیل اور بیرسٹر میں امتیاز قائم کرنا نہیں چاہتی۔

**لاہور** ۳ اپریل۔ بمبئی میں ایک مسلمان کے ہاتھوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ایک ہندو کے قتل کی خبر جو بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہے غلط ہے کسی نے اپریل فول کے سلسلہ میں بے پر کی اڑانے کی بیہودگی کی تھی۔

**نئی دہلی** ۳ اپریل۔ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ سول نافرمانی کے ایام میں جن اخبارات کی ضمانتیں ضبط کی گئی تھیں۔ ان کی واپسی کا سوال مقامی حکومتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بہت حد تک ان اخبارات کے رویہ پر منحصر ہے۔

**ملتان** ۲ اپریل۔ ہندو بیوگان کی ایک کانفرنس آج آریہ سماج مندر میں منعقد ہوئی۔ جس میں بیوہ عورتیں بتعداد کثیر شامل ہوئیں۔ کئی قرار دادیں منظور ہوئیں۔ مثلاً یہ کہ کم سن لڑکیوں کو بیوہ قرار دینا ہندو مذہب اور سوسائٹی کے اصول کے خلاف ہے۔ نیز یہ کہ کسی رنڈوے کو کنواری لڑکی سے شادی کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی